مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاجِ طبرسی

حصہ سوئم/ چھارم

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیت

لاہور پاکستان

سنبلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

احتجاج طبرسی

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی
(از علمائے اوائل قرن ششم)

حصہ (سوم۔ چہارم)

مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ناشر
ادارہ تحفظ حسینیت
لاہور پاکستان

امام حجۃ ابن الحسن صاحب الزمان عج کا احتجاج

سعد ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ایک بہت سخت گیر عقیدہ والے ناصبی کے چنگل میں پھنس گیا ایک مرتبہ مناظرہ ختم ہونے کے بعد اس نے نہ مجھ سے کہا کہ تجھ پر اور تیرے دوستوں پر افسوس تم رافضی لوگ مہاجرین اور انصار پر طعن تشنیع کرتے ہو اور ان کی رسول خدا سے محبت کے منکر ہو۔ صدیق وہ شخص ہے جو اسلام لانے میں سب پر سبقت رکھتا ہو کیا تم کو خبر نہیں کی رسول خدا ابوبکر کو غار میں صرف اس لئے ساتھ لے گئے کہ جو خوف ان کو اپنے لئے تھا وہی ان کیلئے بھی تھا اور یہ بھی کہ وہ جانتے تھے کہ یہی ان کی امت کے خلیفہ ہوں گے انہوں نے چاہا کہ اس طرح میری بھی جان بچ جائے اور ان کی بھی جان بچ جائے تا کہ ان کے بعد دین کے حالات خراب اور بے نظمی نہ پیدا ہو جائے، اسلام منتظم رہے اور امام علی کو اپنے بستر پر اس لئے سلا دیا کی ان کو علم تھا کہ اگر وہ قتل بھی کر دیئے گئے دین میں کوئی خلل نہیں پڑے گا کیوں کہ صحابہ کے درمیان ان کا جانشین موجود ہے کسی بھی جہت سے ان کے قتل کی کوئی پرواہ نہیں۔

سعد کہتے ہیں میں نے اس کے کئی جواب دیئے مگر مسکت نہ بن سکا۔

پھر ناصبی نے کہا: اے رافضیو! تمہارا اعتقاد ہے کہ کہ خلیفہ اول دوم دونوں منافق تھے اور اس کے اثبات میں واقعہ عقبہ (تبوک) سے استدلال کرتے ہو۔

پھر اس نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ وہ دونوں رغبت وشوق سے اسلام لائے تھے یا جبر واکراہ سے؟

میں نے جواب سے پرہیز کیا اور اپنے دل میں سوچا کہ اگر کہوں کہ رغبت وشوق سے اسلام لائے تو ان دونوں کا منافق ہونا ممکن نہیں ہے، اور اگر کہوں کہ وہ باجبر واکراہ اسلام لائے تو اس وقت اسلام قدرت مند نہیں ہوا تھا کہ کوئی زور وزبردستی ہوتی۔ پس بغیر کچھ جواب دیئے ہوئے اس شخص کے پاس سے واپس ہو گیا، قریب تھا کہ غصہ کی وجہ سے میرا جگر پارہ پارہ ہو جائے۔ اس کے بعد میں نے قلم اٹھایا اور ایک بڑا سا خط لکھنا شروع کیا جس میں چالیس سے زیادہ مشکل اور دقیق سوال لکھے جن کے جواب سے میں جاہل تھا اور ارادہ کیا کہ اس کے جواب اپنے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام کے صحابی احمد بن اسحاق سے پوچھوں گا جو قم میں رہتے تھے۔ میں ان کے پاس گیا وہ کہیں چلے گئے تھے، میں بھی ان کی پیچھے تلاش میں نکل پڑا، ایک جگہ ان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے اپنا حال بتایا۔

انھوں نے مجھ سے کہا میرے ساتھ سامرہ چلو تا کہ وہ مسائل امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھیں؟

ہم دونوں سامرہ گئے اور مولا کے دروازہ پر پہنچے اور دخول کی اجازت مانگی، اجازت مل گئی، امام کے گھر بیت الشرف میں داخل ہوگئے۔ احمد بن اسحاق کے پاس چمڑہ کی ایک تھیلی تھی جسے وہ عبائی طبری میں چھپائے تھے اور اس میں تقریباً ایک سو ساٹھ درہم و دینار تھے اور ہر تھیلی کو اس کے مالک نے مہر بند کیا تھا۔ جب ہم داخل ہوئے اور ہماری نگاہ ان پر پڑی ان کا چہرہ بدر کامل کیطرح چمک رہا تھا اور ان کے زانو پر ایک بچہ تھا جو خوبصورتی میں مشتری کی مانند تھا، جو قیمتی و گرانبہا نگینوں اور جواہرات سے مزین تھا کہ جسے بصرہ کے ایک سردار نے آپ کو ہدیہ کیا تھا اور امام عسکری علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک قلم تھا جس سے آپ کچھ لکھ رہے تھے اور جب بھی آپ لکھنا چاہتے بچہ ہاتھ پکڑ لیتا امام علیہ السلام اس انار طلا کو دور پھینکتے تا کہ بچہ اس کے پیچھے جائے اور آپ کتابت کا کام انجام دے سکیں۔

پھر احمد بن اسحاق نے اپنی عبائی طبری پھیلائی اور مہر بند تھیلیاں امام عسکری علیہ السلام کے سامنے رکھ دیں، امام نے بچہ کی جانب دیکھ کر فرمایا کہ اپنے شیعوں اور دوستوں کے مہر کو توڑ دو۔

نجس ہدایا و اموال کی جانب دراز کرنا جائز ہے؟ پھر فرمایا اے فرزند اسحاق! تھیلیوں کی اشیاء کو نکالو تا کہ میں ان سے حلال و حرام کو جدا کردوں، جب پہلی تھیلی نکالی تو بچہ نے کہا کہ یہ مال قم کے فلاں شخص کا ۶۲ دینار جس میں ۴۵ دینار ایک بیچی ہوئی سنگلاخ زمین کی قیمت ہے جو اسے باپ کی طرف سے بطور میراث ملی تھی اور چودہ دینار سات جامہ کپڑوں کی قیمت ہے اور تین دینار دو کانوں کا کرایہ ہے۔

ہمارے مولا حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جان پدر فرزند عزیز! بالکل درست بتایا، اب یہ بتاؤ کہ ان میں حرام کون سا ہے۔

بچہ نے کہا: ایک سکہ دینار رازی کہ فلاں سال کا ہے اس کا نصف نقش مٹ چکا ہے، تین ٹکڑے آملی سونا ہے جس کا وزن ڈیڑھ دانق ہے اس کیسہ میں ہے اس میں اتنا مقدار میں مال حرام ہے۔ اس کے حرام کا سبب یہ ہے کہ اس کیسہ مالک نے فلاں سال فلاں مہینہ میں اپنے ایک دھاگہ بننے والے پڑوسی کو سوا چار من دھاگہ دیا تا کہ وہ اس کو بنے بہت دن ہوگیا۔ یہاں تک ایک چور چرا لے گیا اس نے مالک کو چوری کی خبر دی لیکن اس نے قبول نہیں کیا کہ یہ دینار اور یہ آملی سونا ٹکڑا اسی کی قیمت ہے۔ جب احمد نے تھیلی کو کھولا تو دینار و آملی سونا بچہ کے کہنے کے مطابق ہی پایا پھر اس کے بعد دوسرا کیسہ کھولا۔

اس بچہ نے کہا: یہ تھیلی شہر قم کے محلہ فلاں شخص کی ہے اس کے پچاس دینار سکہ ہیں وہ ہمارے ہاتھ لگانے کے لائق نہیں ہیں۔

ابن اسحاق نے پوچھا کیوں؟

بچہ نے کہا: اس لئے کہ یہ طلائی سکے اس گیہوں کی قیمت ہے جو خود اس کے اور بعض کسانوں کے متعلق ہے لیکن اس نے اپنا حصہ مکمل پیمانہ سے ناپ کر لیا اور کسانوں کو ناقص پیمانہ سے دیا۔

اس وقت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: پسر جان تم نے بالکل سچ کہا۔

پھر بچہ نے اضافہ کیا اے فرزند اسحاق! ان تھیلیوں کو اٹھالو اور ان کے مالکوں کو واپس کر دینا اور ہماری طرف سے ان صاحبان اموال کو ان کے اموال واپس کرنے کی سفارش کر دینا کیوں کہ ہم کو ان کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر کہا: اس ضعیفہ عوت کا جامہ لاؤ۔

احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں وہ لباس کو جامہ دانی میں بھول گیا تھا جب کہ احمد وہ لباس لینے گیا۔

ہمارے مولا حسن عسکریؑ نے فرمایا: اے سعد تم کس لئے آئے ہو؟

میں نے کہا: احمد بن اسحاق نے آپ کی زیارت کی تشویق کی۔

امامؑ نے فرمایا: تم اپنے طے شدہ سوالات مجھ سے پوچھ لو؟

میں نے کہا: وہ سب ابھی اپنی جگہ رہ گئے۔

امامؑ نے فرمایا: وہ سب میرے نور چشم سے پوچھ لو اور آپ نے اشارہ کیا بچہ کیطرف۔

میں نے کہا: اے ہمارے مولا کے فرزند! ہم تک نقل ہوا ہے کہ رسول خداؐ نے اپنی ازواج کے طلاق کی مسؤلیت مولا امیر المومنین علیؑ کو دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ روز جمل مولا نے روز جمل عائشہ کے پاس پیغام بھیجا اور فرمایا کہ آپ نے اس فریب و نیرنگ سے اسلام کو معرض ہلاکت میں ڈال دیا ہے اور جہالت کے سبب اپنی اولاد کو جنگ کے دہانہ پر کھڑا کر دیا ہے اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں آپ کو طلاق دیدوں گا۔

اے مولا! اس طلاق کا مفہوم کیا ہے جس کا حق رسول اللہؐ نے امیر المومنین علیؑ کے حوالہ کیا تھا؟

امام مہدیؑ نے فرمایا: خدائے تعالی نے ازواج پیغمبر کو بلند و بالا مقام عنایت کیا اور انھیں ام المومنین کے لقب سے شرف بخشا پس رسول اسلامؐ نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! یہ شرف ان کیلئے اسی وقت تک ہے جب تک وہ

اطاعت خدا پر باقی رہیں جب بھی ان میں سے کوئی تمہارے خلاف خروج کر کے حکم خدا سے سرپیچی کرے اسے زوجیت سے طلاق دیدینا اور ام المومنین کا شرف اتار لینا۔

راوی: میں نے کہا مولا! اس فاحشہ مبینہ سے کیا مراد ہے کہ جس کے ارتکاب کے بعد شوہر کو حق ہے کہ زمانہ عدت ہی میں اپنی عورت کو گھر سے باہر کردے؟

مولا مہدیؑ: اس سے مراد فاحشہ مساحقہ (یعنی عورت کا عورت کے ذریعہ جنسی خواہشات مٹانا) ہے نہ کہ زنا کیوں کہ ارتکاب زنا سے اس پر حد جاری ہوگی، جو شخص اس سے عقد کرنا چاہتا ہے اسے اجرائے حد کی خاطر ازدواج سے نہیں روکا جاسکتا اور اگر کوئی عورت مساحقہ کی مرتکب ہوا سے سنگسار کرنا چاہئے اور سنگسار ہونا بہت بڑی ذلت ہے اور خدا نے جسے سنگسار کا حکم ہے اسے ذلیل کردیا ہے، کسی کیلئے بھی اس سے مقاربت درست نہیں ہے۔

راوی: میں نے پوچھا: اے فرزند رسول خدا! خدا کے اس قول کے بارے میں بتائیے کہ اس نے موسیٰ سے کہا: (اے موسیٰ اپنی جوتیوں کو اتارو کہ تم وادی مقدس میں طویٰ میں ہو) وہ نعلیں کس جنس سے بنی تھی کیوں کہ فریقین کے فقہاء کا ماننا ہے کہ وہ مردار کی کھال سے تھی؟

مولا مہدیؑ نے فرمایا: جو بھی ایسے کہے اس نے حضرت موسیٰ پر افترا پردازی کی اور نبوت میں ان کو جاہل فرض کیا، کیوں کہ یہ مطلب دو حال سے خالی نہیں ہے، جناب موسیٰ کی نماز یا اس میں جائز تھی یا نہیں تھی، اگر جائز تھی تو اس جگہ پر اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں تھا جیسے نماز کس لباس میں پڑھنا جائز ہے اور کس لباس میں جائز نہیں اور جو کفر ہے۔

راوی: میں نے کہا میرے مولا اس کی تاویل بیان فرمائیں؟

امام مہدیؑ: جس وقت جناب موسیٰ وادی مقدس میں تھے۔ انھوں نے کہا: خدایا! میں نے اپنی محبت تیرے لئے خالص بنایا ہے اور اپنے قلب کو تیرے علاوہ سے خالی کردیا ہے درانحالیکہ وہ اپنے اہل وعیال سے خوب محبت رکھتے تھے تو پھر خدا نے کہا "فَاخلَع نَعلَیکَ" کی اگر ہمارے لئے تمہاری محبت خالص ہے اور اپنے دل کو میرے علاوہ کی میل ورغبت سے دھو چکے ہو تو اپنے دل سے اپنے اہل وعیال کی محبت کو نکال دو۔

راوی: میں نے کہا: مولا! مجھے آیت "کھیعص" کی تاویل سے باخبر کیجئے

امام مہدیؑ: یہ حروف غیب کی خبروں سے ہے، خدا نے اپنے نبی جناب زکریا کو اس غیب کی خبر دی تھی پھر ان